(٢) ٢٢٩٢/٥١٩ (٢٠١)

١٧ ـــ ٤

٨٢/٣١٥

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں

کہ "رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر" کیا یہ حدیث ہے، اگر حدیث ہے، تو میدان کارزار میں آدمی صرف دشمن سے لڑتا ہے، یا نفس کے ساتھ بھی اس کا مقابلہ ہوتا ہے، میدان میں ڈٹ جانا، بھوک و پیاس کو برداشت کرنا، زخم و آلام کو برداشت کرنا، گرمی و سردی سے مقابلہ کرنا، رات کی تاریکی میں پہرہ دینا، پتھر اور کانٹوں پر سو جانا، دشمن کی گولیوں سے کھیلنا، اپنے اور غیروں کے لعن طعن کو برداشت کرنا، میدان کارزار میں رو رو کر اللہ تعالیٰ سے مانگنا، سخت اور پتھریلی زمین پر اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو جانا، اپنے ساتھیوں کے ٹکڑوں کو اٹھا اٹھا کر دفن کرنا، اپنے ماں باپ، بیوی بچوں کو چھوڑنا، فنا فی اللہ ہو جانا، (جو کہ صوفیاء کرام کا آخری قدم ہوتا ہے) دربدر ہو کر ٹھوکر کھانا، بارود کے شعلوں میں گھس جانا۔

ان تمام تر مصائب و تکالیف کے باوجود میدان کارزار میں لڑنے کو جہاد اصغر اور مجاہدۂ نفس کو جہاد اکبر قرار دیا گیا، اس کی کیا وجہ ہے

مہربانی فرما کر قرآن و حدیث کی روشنی میں مطلوبہ توجیہ بتا کر شکریہ کا موقع دیں۔

بینوا توجروا

المستفتی: عبد الرؤف

بمعرفت: منہاج الدین وزیرستانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

"رجعنا من الجہاد الأصغر إلى الجہاد الأكبر" یہ جملہ حدیث ہے یا نہیں، اس کی فنی حیثیت کیا ہے، اور کن الفاظ سے مروی ہے، اس کے لئے ائمہ کا کلام ملاحظہ ہو، (نقل عبارات کے بعد پوری بحث کا حاصل اور اس جملے کا مفہوم ذکر کیا جائے گا)

قال الإمام البيهقي: أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان، أنبأنا أحمد بن عبيد، ثنا تمتام، ثنا عيسى بن إبراهيم، ثنا يحيى بن يعلى عن ليث عن عطاء عن جابر قال: قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قوم غزاة، فقال صلى الله عليه وسلم: قدمتم خير مقدم من جهاد الأصغر إلى جهاد الأكبر. قيل: وما جهاد الأكبر؟ قال: مجاهدة العبد هواه، هذا إسناد فيه ضعف. (الزهد الكبير للإمام البيهقي، ص: ١٦٥، رقم الحديث: ٣٧٣، مؤسسة الكتب الثقافية)

في الموضوعات الكبرى للعلي القاري رحمه الله: حديث: "رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر" قالوا: وما الجهاد الأكبر؟ قال: جهاد القلب.

قال العسقلاني في "تسديد القوس": هو مشهور على الألسنة، وهو كلام إبراهيم بن عبلة في الكنى للنسائي. قلت: ذكر الحديث في "الإحياء"، ونسبه العراقي

(جاری ہے)

إلى البيهقي من حديث جابر وقال: هذا إسناد فيه ضعف. (كذا في كشف الخفا للعجلوني: ١/٣٢٥، دار الكتب العلمية) وقال السيوطي: روى الخطيب في تاريخه من حديث جابر قال: قدم النبي صلى الله عليه وسلم من غزاة لهم، فقال عليه السلام: "قدمتم خير مقدم، قدمتم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر"، قالوا: وما الجهاد الأكبر؟ قال: "مجاهدة العبد هواه"

(حرف الراء: ص١٢٧ ط: قديمي كتب خانه كراچی)

وقال نبينا صلى الله عليه وسلم لقوم قدموا من الجهاد: مرحبا بكم قدمتم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر، قيل: يا رسول الله وما الجهاد الأكبر؟ قال: جهاد النفس.

قال في الإتحاف: قال العراقي: رواه البيهقي في الزهد.

(إحياء مع إتحاف، كتاب رياضة النفس وتهذيب الأخلاق: ٨/٦٥٤، دار الكتب العلمية)

وقال العلامة اللكنوي في السعاية: فائدة المعنى في الإستعاذة أن الشيطان عدو لك وأنت تجاهده كما قال صلى الله عليه وسلم: "رجعنا إلى الغزوة الكبرى من الصغرى". وإنما سماها كبرى، لأنه باطن وأنت لا تراه وهو يراك كذا في المصمرات. قلت: الحديث الذي ذكره مذكور على ألسنة الفقهاء بألفاظ مختلفة، فمنهم من يذكره بهذا اللفظ، ومنهم من يذكره بلفظ "رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر"، قالوا وما الجهاد الأكبر يا رسول الله، قال: "جهاد القلب" وقال الحافظ ابن حجر في "الكاف الشاف" في تخريج أحاديث "الكشاف" حديث أنه صلى الله عليه وسلم رجع من بعض غزواته فقال: "رجعنا من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر"، هذا ذكره الثعلبي بغير سند، وأخرجه البيهقي في "الزهد" من حديث جابر قال قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم قوم غزاة فقال: قدمتم خير مقدم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر، قيل: وما الجهاد الأكبر قال: مجاهدة العبد هواه. وقال فيه ضعف. قلت وهو من رواية عيسى بن ابراهيم عن يحيى بن يعلى ليث بن أبي سليم، والثلاثة ضعفاء، وأورده النسائي في الكبرى من ابراهيم بن أبي عبلة أحد التابعين من أهل الشام. انتهى كلامه.

وفي الدر المنتثرة للسيوطي: روى الخطيب في تاريخه من حديث جابر قال قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم من غزاة له فقال لهم قدمتم خير مقدم وقدمتم من الجهاد الأصغر إلى الجهاد الأكبر قالوا: وما الجهاد الأكبر يا رسول الله قال: مجاهدة العبد هواه.

(السعاية في كشف ما في شرح الوقاية، كتاب الصلوة: ٢/١٦٩، سهيل اكيڈمی)

(جاری ہے)

اس کے علاوہ یہ حدیث فقہاء نے بھی ذکر کی ہے، چنانچہ علامہ ابن ہمام نے "فتح القدیر" میں، علامہ طحطاوی نے "حاشیۃ الطحطاوی علی الدر" میں، اور علامہ شامی نے "رد المحتار" میں، ان سب حضرات نے کتاب الجہاد کے شروع میں یہ ذکر کی ہے، اور کسی نے کوئی کلام نہیں کیا، بلکہ آپ علیہ السلام کی طرف نسبت کر کے ذکر کی ہے، اور تخریج میں وہی باتیں ذکر کی گئی ہیں جو مندرجہ بالا عبارات میں گزریں، البتہ فتح القدیر کے ایک محقق شیخ عبد الرزاق غالب مہدی نے دیگر باتیں ذکر کرنے کے بعد خلاصے کے طور پر کہا:

والخلاصة: المرفوع فيه ثلاثة ضعفاء أصحاب مناكير، والنسائي أعلم من غيره، حيث ذكره عن إبراهيم بن أبي عبلة من قوله. فهو مقطوع لأنه قول التابعي.

(فتح القدیر، کتاب السیر: ۵/۲۱۷، ط: رشیدیہ)

اب خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ اس جملے (رجعنا من الجهاد الخ) کے متعلق دو طرح کی رائے ہیں: ایک یہ کہ یہ تابعی ابراہیم بن ابی عبلہ کا قول ہے، جیسے کہ حافظ ابن حجر وغیرہ کے حوالے سے گزرا، دوسرے یہ کہ یہ مرفوع حدیث ہے جیسے کہ امام بیہقی اور دیگر کتب کے حوالے سے گزرا۔ اور ساتھ امام بیہقی کے حوالے سے اس میں ضعف کی نشاندہی کی گئی۔

بہر حال جو صورت بھی ہو یہ جملہ موضوع نہیں ضعیف ہے کما مر عن البیہقی وغیرہ۔ بالخصوص جبکہ فقہاء نے بھی اس کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

باقی رہا اس کا مفہوم تو اس سے جہاد مع الکفار پر کوئی زد نہیں پڑتی، چونکہ جہاد مع الکفار کبھی کبھی ہوتا ہے اور جہاد بالنفس ہر وقت اور ہر آن ہوتا ہے اس لئے اول کو اصغر اور دوم کو اکبر کہا (کذا فی کشف الباری، کتاب الجہاد عن تعلیقات لامع الدراری) باقی عین جہاد مع الکفار کے وقت تو لامحالہ وہی جہاد اکبر ہے، کیونکہ اس وقت نفس اور شیطان کی خوب اصلاح ہوتی ہے، اس اعتبار سے کفار سے لڑائی، جہاد کا فرد اعلیٰ ہوگا، اور اس حالت کے علاوہ تمام حالات میں نفس سے جہاد، جہاد اکبر ہوگا کہ اس میں دوام و استمرار ہے۔ فقط

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد فیاض

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

بالجامعۃ الفاروقیہ کراتشی

۲۲ / ۸ / ۱۴۲۹ھ

الجواب

الجواب صحیح

۸ / ۲۲